وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

[illegible]

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمی بہ

تفسیر قادری

[illegible]

قد انطبع فی المطبع المعروف الرئیس الاعظم رام کمار بالکھنؤ

متلا شنا ناز فرما قرآ عر زبا در وا فزا
لآلی ی ی ل ہی ن بی ن تق ی طبع تن

گوہر ثمین بیان یعنی ترجمۂ تفسیر قرآن باترجمہ تحت لفظی اردو صاف

سلیس زبان بافوائد وعوائد روایات صحیحہ کارآمد واعظان نامی عنی

ترجمۂ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمّٰی بہ

تفسیر قادری

جس کو منجانب مطبع نہایت عمدگی کیساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ایت ترجمہ کیمیاے سعادت بعض صاحب علم

صفا انطبا مطبع نا گرا رام لکھنؤ تا با
ضیائی ہی ع مطبع می می راج کمار یسی ن تجلی ہوا

اور بکرنے ہمزۂ استفہام کے ساتھ ءَاٰمَنْتُمْ پڑھا ہے یعنی کیا ایمان لائے تم موسیٰ کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ قبل اس کے کہ اجازت دوں میں
تم کو اُس کا ایمان لانے کی اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ بیشک وہ سردار تمھارا ہے الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ وہ جس نے سنایا تم کو جادو اور تم
میرے ہلاک کرنے اور میرے ملک میں فساد ڈالنے کے واسطے باہم مل گئے فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ پس قریب ہے کہ جانوگے کہ کیا عذاب
کرتا ہوں میں تم پر موسیٰ کے خدا کا ایمان لانے کے سبب سے پھر عذاب بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ البتہ
کاٹوں گا ہاتھ اور پانوں تمھارے مِّنْ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پانوں یا تمھارے
ہاتھ پانوں کاٹوں گا اس جہت سے کہ تم نے مجھ سے خلاف کیا وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور ضرور سولی پر کھینچوں گا تم کو
تاکہ سب مرجاؤ اور سب مخالف لوگ عبرت پکڑیں قَالُوْا بولے جادوگر جو ایمان لائے تھے کہ لَا ضَيْرَ کچھ رنج اور ضرر نہیں ہمیں تیرے
دھمکانے سے اور ہم موت سے نہیں ڈرتے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا بیشک ہم اپنے رب کے ثواب کی طرف مُنْقَلِبُوْنَ ۝ ۚ پھرنے والے
ہیں اِنَّا نَطْمَعُ تحقیق کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ اَنْ يَّغْفِرَ چھپائے لَنَا رَبُّنَا ہمارے واسطے رب ہمارا اور بخشدے خَطٰيٰنَآ گناہ
ہمارے اَنْ كُنَّآ اس واسطے کہ تھے ہم اِن محفل والوں میں سے اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ؕ پہلے ایمان لانے والے خدا کا لکھا ہے کہ ع ۱۰
فرعون نے حکم دیا اور فرعون کے لوگوں نے اُن مومنوں کا داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں کاٹ کاٹ کر اونچے مکان پر سے نیچے گرادیا اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن کے واسطے روتے تھے پس حق سبحانہ تعالیٰ نے پردے اُٹھا دیئے اور اُن مومنوں کے منازل قرب اور مقامات
انس حضرت موسیٰ کو دکھا دیے تو اُن کے دل کو تسلی ہوئی **مثنوی**

جادواں کاں دست و پارا باختند	در قضاے قرب مولیٰ تاختند
گو برفت از دست و پا برجاے آں	رُست از حق بالہاے جادواں
تا بداں پرہا بہ پرواز آمدند	در ہواے عشق شہباز آمدند

پھر یہ صورت واقع ہونے کے بعد کئی برس تک حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے لوگوں میں دعوت اور ہدایت فرماتے رہے اور معجزات
دکھاتے رہے اور روز بروز اُن کی عداوت اور خرابی زیادہ ہوتی تھی یہاں تک کہ اُن کی ہلاکت قریب پہونچی اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ
موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جائیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہم نے اِلٰى مُوْسٰٓى موسیٰ
کی طرف اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ یہ کہ لے جا رات کے وقت میرے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ تمھاری نجات اور کافروں کی ہلاکت
اسی میں ہے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ بیشک تم پیچھا کیے جاؤگے یعنی فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ تمھارے پیچھے آئیں گے تم کو تو
ہم دریا کے پار کریں گے اور اُنھیں ڈبو دیں گے مختار میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کر کے قبطیوں سے
زیور مانگ لو کہ ہماری عید قریب ہے ہم چاہتے ہیں کہ اُس سے اپنی عورتوں کا سنگار کریں بنی اسرائیل نے زیور مانگ لیا اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ فلانی رات جب چاند نکلے تو تم سب فلاں مقام پر جمع ہونا اُنھوں نے ایسا ہی کیا جب
کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے اور معلوم ہوا کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک اُن کا
تابوت اپنے ساتھ نہ لے چلیں گے مصر کے باہر نہ جا سکیں گے اور اُن لوگوں میں سے کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حضرت یوسفؑ کہاں دفن ہیں
پس خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ندا کرتے تھے کہ جو کوئی مجھے حضرت یوسفؑ کے صندوق کا پتا دے وہ جو مراد چاہے لے قوم بھر میں سے

ایک بوڑھیا بڑی عمر کی بولی کہ اس شرط سے میں بتاتی ہوں کہ بہشت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی ہوں اور اسی شرط پر اُس نے پتا بتایا کہ وہ صندوق دریائے نیل کے گڑھے میں ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اُسے نکالنے میں مشغول ہوئے جب چاند آدھے آسمان پر پہونچا تو اپنا کام کرکے راہ لی اور دوسرے دن اخیر وقت بنی اسرائیل کے نکل جانے کی خبر قبطیوں کو پہونچی ابتک قبطی یہی جانتے تھے کہ بنی اسرائیل اپنے گھروں میں عید کا سامان کررہے ہیں دوسرے دن قبطیوں نے چاہا کہ اُن کا پیچھا کریں تو ہر قبطی کے گھر ایک ایک عزیز مرگیا اُس کی تعزیت میں مشغول ہوئے اس دن فرعون نے لشکر جمع ہونے کا حکم دیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ تو بھیجا فرعون نے اُن شہروں میں جو اُس کی تختگاہ کے قریب تھے حٰشِرِيْنَ ۝ جمع کرنے والے لشکر کے اور کہہ دیا کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق کہ گروہ بنی اسرائیل لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہے تھوڑے سے لوگ حال آنکہ بنی اسرائیل میں کارگزار مرد جن کا سن بیس برس سے زیادہ ساٹھ برس سے کم تھا ستر ہزار چھ سو تھے اور سب قوم بنی اسرائیل عورت مرد بوڑھے جوان تو بارہ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے مگر فرعون نے ان کو اپنے لشکر کے مقابلہ میں تھوڑا شمار کیا اور بولا کہ یہ لوگ تو بہت ہی تھوڑے سے ہیں وَاِنَّهُمْ لَنَا اور یہ لوگ ہمیں لَغَآئِظُوْنَ ۝ غصہ دلانے والے ہیں اس واسطے کہ ہم سے بھاگے ہیں یا ہماری قوم کا زیور لے گئے ہیں وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور ہم سب یعنی ہمارے لشکر کے سب لوگ ہتھیار رکھتے ہیں لڑائی کے طریقے جانتے ہیں یہ طعن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگ نہ سب ہتھیار رکھتے ہیں نہ لڑائی کا طریقہ جانتے ہیں فَاَخْرَجْنٰهُمْ پھر نکالا ہم نے فرعون والوں کو یعنی نکلنے کا ارادہ ہم نے اُن کے دلوں میں پیدا کیا یہاں تک کہ وہ نکل آئے مِّنْ جَنّٰتٍ باغوں سے وَّعُيُوْنٍ ۝ اور چشموں سے کہ جاری تھے وَّكُنُوْزٍ اور خزانوں سے کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ اور مکانوں سے کہ اچھے تھے كَذٰلِكَ ایسا ہی کیا ہم نے اُن کے ساتھ وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کردیا ہم نے اُن باغوں خزانوں مکانوں کا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اولاد یعقوب علیہ السلام کو اس واسطے کہ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر میں آکر قبط کے سب مال پر اپنا قبضہ اور تصرف کیا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے زمانہ حکومت میں ملک مصر پر غلبہ پاکر بنی اسرائیل نے قبطیوں کی املاک پر قبض و تصرف کیا القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار لشکر کے آگے روانہ کیے اور چھ لاکھ سوار داہنے پر اور چھ لاکھ بائیں پر متعین کیے اور چھ لاکھ سوار لشکر کے پیچھے مقرر کیے اور بہت مخلوق کے ساتھ خود لشکر کے بیچ میں ٹھہرا **نظم**

یکے لشکر سراپا غرق جوشن — شدہ در موج چوں دریائے آہن
چو چشم دلبراں پر کین و خونریز — بقصد خون مردم تیغہا تیز

فَاَتْبَعُوْهُمْ پھر پیچھا کیا اُنھوں نے اُن کا مُّشْرِقِيْنَ ۝ مشرق کی طرف قصد کرنے والے اس واسطے کہ بنی اسرائیل کا لشکر مشرق ہی کی طرف گیا تھا یا داخل ہونے والے آفتاب نکلتے وقت یعنی آفتاب طلوع ہوتے وقت بنی اسرائیل کے قریب پہونچ گئے اور اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر دریائے قلزم کے کنارے پہونچ کر پار اُترنے کی تدبیر کررہا تھا کہ ناگاہ فرعون والوں کا نشان ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ پھر جب دیکھا دونوں گروہ نے ایک دوسرے کو تو قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى کہا موسیٰ کے یاروں نے کہ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ بیشک ہم لے لیے گئے ہیں یعنی فرعون کا لشکر ہمیں پکڑ لے گا اور ہم اُن کے ہاتھ میں گرفتار ہوجائیں گے قَالَ كَلَّا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ہرگز نہیں یہ تم کو پکڑ لیں گے اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ یقینی میرے ساتھ ہے میرا رب یاری اور مددگاری کو